بلاسود بنکاری

مسائل، مشکلات اوران کے حل کی تدابیر

ماخوذ از بلاسود بنکاری رپورٹ

پیش کنندہ: جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن سابق چیرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

(چھٹی قسط)

نوٹ: زیرنظر رپورٹ کی پانچ قسطیں مجلّہ فقہ اسلامی کے ماہ ستمبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۶ء، جنوری اور فروری ۲۰۱۷ء کے شمارہ میں شائع ہوچکی ہے۔اس رپورٹ کو بین الاقوامی سطح پر بہت سراہا گیا اور اسی کے مطابق پاکستان میں غیرسودی بینکاری /اسلامی بینکاری پر عملی کام کا آغاز ہوا۔ہم اپنے قارئین کی خدمت میں اس کی دوسری قسط پیش کررہے ہیں۔یہ رپورٹ کونسل کی ۱۹۶۹ کی سفارشات، ۱۹۸۰ کی سفارشات اور ۱۹۸۴ کی سفارشات پر مشتمل ہے اوراس کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ ۱۹۸۸ میں مکمل ہوا......جوقسط وار نذر قارئین ہے۔

....

متخصص مالیاتی ادارے

پاکستان کے مالیاتی نظام میں تجارتی بنکوں کے علاوہ کئی دوسرے متخصص مالیاتی ادارے شامل ہیں۔**کونسل اس سے قبل این آئی ٹی یونٹ آئی سی پی اورایچ بی ایف سی سے سود کے عمل دخل کوختم کرنے کی سفارش کرچکی ہے**۔اس باب میں دیگر متخصص مالی اداروں کے بارے میں کونسل کی سفارشات پیش خدمت ہیں۔

ا۔صنعتی قرضوں اورسرمایہ کاری کی کارپوریشن (پکک)

۳۔۲پاکستان کی صنعتی قرضوں اورسرمایہ کاری کی کارپوریشن (پکک)کواکتوبر ۱۹۵۷ء میں نجی صنعتوں کوملکی اوربیرونی سطح کے درمیانی اورطویل مدت کے لئے قرضے دینے، حصص کی خریداری ڈی بنچرزاورباقی ماندہ عام حصص کی خریداری کے لئے قائم کیا گیا تھا۔یہ کارپوریشن قرضوں اورواجبات پرہرقسم کی ضمانت دیتی ہے۔اورضامن کی ضمانت دیتی ہے۔

(Counter Guarantee) ملکی سرمایہ اور غیر ملکی سکہ میں سرمایہ کاری کرنے والے افراد اور اداروں کی طرف سے حصص کی صورت میں فراہم کرنے کا انتظام کرتی ہے، ہر قسم کے سرمائے پیدائش اجراء اور تبدیلی میں معاون ہوتی ہے اور اس سلسلے میں ٹرسٹی کے فرائض انجام دیتی ہے۔

۳۔۳ پکک ایک پبلک لمٹیڈ کمپنی ہے، جس کا اداشدہ سرمایہ ۶۸ء۹۷ ملین روپے ہے، اس کا ۶۵ فی صد حصہ پاکستان کے نجی اور ادارہ جاتی مال کاروں کے پاس ہے اور ۳۵ فیصد غیر ملکی سرمایہ کاروں کا ہے، غیر ملکی حصہ دار زیادہ تر ایسے عالمی ادارے ہیں جو صنعتی ترقی یافتہ ممالک سے تعلق رکھتے ہیں، بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن (آئی ایف سی) جو کہ عالمی بنک گروپ کا ایک ممبر ہے، کے پاس بھی کل اداشدہ سرمائے کا ۵ء۳ فیصد حصہ ہے۔

(نوٹ: یہ اعداد وشمار پانچ برس پرانے ہیں: ادارت)

۳۔۴ اثاثوں کے لحاظ سے پکک کا دائرہ کار مندرجہ ذیل پر مشتمل ہے۔

(ا) خریدے گئے ڈی بنچرز

(ب) ملکی اور غیر ملکی سکے میں قرضے اور

(ج) بنکوں میں رکھی ہوئی امانتیں۔

واجبات میں سود کا عنصر مندرجہ ذیل میں ہے۔

(ا) جاری کئے گئے ڈی بنچرز۔

(ب) روپے کے طویل المیعاد لئے ہوئے قرضے۔

(ج) غیر ملکی سکے کا قرض کھاتہ

(د) بنکوں سے لئے ہوئے قرضے اور

(ہ) اسٹیٹ بنک آف پاکستان سے لئے ہوئے قرضے۔

۳۔۵ **کونسل نے پکک کے دائرہ کار سے سود کو ختم کرنے اور شریعت سے مطابقت رکھنے والے کسی متبادل طریق کار کے سلسلے میں یہ سفارشات پیش کی ہیں**۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ چونکہ اس کے حصہ جاتی سرمایہ کا کچھ حصہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کے پاس ہے، اس لئے اس کی صورت حال دوسرے متخصص مالیاتی اداروں سے ممتاز ہے، چنانچہ یہ بات ضروری معلوم ہوتی ہے کہ پکک سے سود کے عنصر کو ختم کرنے سے پہلے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو اعتماد میں لیا جائے اور نئے نظام کے بارے میں ان کی

رضامندی حاصل کی جائے'اوراگروہ اس پرراضی نہ ہوں توانہیں ان کے حصص واپس لینے کااختیاردے دیا جائے۔

۳۔۶ پبلک مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے ڈی بنچرزکوخریدتی اورپاس رکھتی ہے'جس دن سے اس کاروبارمیں سودکوختم کردیا گیااس دن سے کوئی بھی سودی ڈی بنچرزنہیں خریدًا جاسکے گا'اس کے بجائے حصہ داری کے میعادی سٹرفکیٹ(P.T.C.S)خریدے جاسکتے ہیں جنہیں اس رپورٹ میں ڈی بنچرزکامتبادل قراردیا گیاہے ۔اورموجودہ ڈی بنچرزکوبھی متعلقہ فریقوں کے صلاح ومشورے سے میعادی سرٹیفکیٹوں میں تبدیل کیاجاسکتاہے'ایسی صورتوں میں اگرمتعلقہ فریقوں میں سے کوئی ایک بھی تبدیلی پرراضی نہ ہوتوڈی بنچرزکوان کی تاریخ ادائیگی تک سودی رکھاجاسکتاہے۔

۳۔۷ پبلک قائم اثاثہ جات حاصل کرنے کے لئے ۱۰سے۱۵سال تک کی مدت کے ملکی اورغیرملکی زرکے قرضے مہیاکرتی ہے'اس کی طرف سے رواں سرمائے کی ضرورت کوپوراکرنے کے لئے قرضے نہیں دیئے جاتے' ملکی اورغیرملکی دونوں قسم کے سرمائے کے لئے سودکی انتہائی شرحیں حکومت مقررکرتی ہے جواس شرح کے لئے ہوتی ہیں'جن پراس نے دونوں قسم کے قرضے لئے ہوتے ہیں'جس دن سودیکسرموقوف ہوجائے گااس دن سے پبلک مالکاری کے وہی غیرسودی طریقے اختیارکرے گا'جن کاذکرباب اول میں کیاجاچکاہے یعنی نفع ونقصان میں حصہ داری'نیلام کاری' پٹہ داری'ملکیتی کرایہ داری یابیع مؤجل میں سے جسے مناسب سمجھے اختیارکرلے۔غیرملکی زرکے قرضے سودکی بنیادپرہی مل سکیں گے اورحکومت اصل زراورسودکی ضمانت دے گی'اورامیدہے کہ چونکہ حکومت ان غیرملکی قرض دہندوں کوضمانت فراہم کرے گی اس لئے یہ اندرون ملک اختیارکئے جانے والے مالکاری کے طریق کارکے سلسلے میں سودقائم رکھنے پراصرارنہیں کریں گے۔

۳۔۸بنکوں میں رکھے گئے پبلک کے زیادہ تربقایاجات میعادی امانتوں پرمشتمل ہیں اوران کاتھوڑاساحصہ رواں کھاتوں کی صورت میں ہے'تجارتی بنکوں کے اثاثہ جات میں سودکے عنصرکے ختم ہوجانے کے بعدپبلک بنکوں کے پاس اپنے ان اثاثوں کونفع ونقصان میں حصہ داری کی بنیادپررکھ سکتاہے۔

۳۔۹ پبلک باقی ماندہ حصص کی خریداری کے اقرارکے تحت کمپنیوں کوان کے قیام سے لے کرعوام میں حصص کی برائے فروخت پیش کش تک ان باقی ماندہ حصص کی جگہ قرض فراہم کردیتی ہے'باقی ماندہ

حصص کے بدلے سودی قرض دینے کے بجائے پکے وعدے کے طریق کار کے مطابق عمل کرنا ہوگا' جو شریعت کے مطابق ہے۔

۳۔۱۰ پلک مقامی سکے کے وسائل کے حصول کے لئے ڈی بنچرز جاری کرتی ہے تاکہ روپیہ بطور قرض حاصل کر سکے' سود کے خاتمہ کے بعد یہ حصہ داری کے میعادی سٹوفکیٹ جاری کر سکتی ہے' ایسے ڈی بنچرز بھی جو پہلے جاری کئے جاچکے ہیں' انہیں بھی حتی الامکان ان کے مالکوں کی مرضی سے اسی نہج پر لایا جاسکتا ہے' باقی ماندہ کو تکمیل مدت تک اس طرح چھوڑنا پڑے گا۔

۳۔۱۱ پلک حکومت پاکستان سے رعایتی شرح سود پر روپے کے طویل المدت قرضے لیتی رہتی ہے' یہ قرضے اس کے حصہ جاتی سرمایہ کے ذیل میں شمار کئے جاتے ہیں تاکہ پلک اپنے شراکتی سرمایہ کی بنیاد پر قرضہ لینے کی استعداد کو وسیع کر سکے' سود کے خاتمہ کے بعد یہ قرضے نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر حکومت کی سرمایہ کاری تصور کئے جائیں گے' یا پھر پلک کی طرف سے حکومت کو جاری کردہ حصہ داری کے میعادی سرٹیفکیٹس (P.T.C.S) اس طرح حکومت مستقبل میں نفع ونقصان کے ذریعے یا میعادی سرٹیفکیٹوں کو خرید کر پلک کی مدد کر سکتی ہے۔

۳۔۱۲ پلک نے سنہ ۱۹۶۷ء میں عالمی ترقی کی ایجنسی کے ذریعے امریکہ سے ۳۰ ملین روپے کا قرضہ لیا' یہ قرضہ دسمبر سنہ ۱۹۶۷ء سے شروع ہوکر ششماہی بنیاد پر اکیس برابر قسطوں میں واجب الادا ہے۔ اس پر ساڑھے پانچ فیصد کے حساب سے سود عائد کیا گیا ہے' جس میں سے تین بٹا چار فیصد تو امریکہ کو ادا کیا جاتا ہے' اور باقی پونے پانچ فیصد حکومت پاکستان کو' ۳۱ دسمبر ۱۹۷۸ء کو واجب الادا رقم ۲۴،۹ ملین روپے تھی' حکومت پاکستان پلک سے اس قرضے پر واجب الادا سود کو معاف کر کے اس رقم کی حد تک یومیہ حاصل ضرب کی بنیاد پر نفع/نقصان میں اس کی حصہ دار بن سکتی ہے' ترقیاتی ایجنسی کو واجب الادا سود کے سلسلے میں ایجنسی سے یہ بات کی جاسکتی ہے کہ وہ یا تو اپنے قرضے کو غیر سودی کر دیں ورنہ پھر موجودہ انتظام اس وقت تک برقرار رکھا جائے جب تک اس کے واجبات ادا نہیں ہو جاتے۔

۳۔۱۳ پلک غیر ملکی زر کے قرضے عالمی بنک' ایشیائی ترقیاتی بنک اور دوسرے اداروں سے لیتی ہے چونکہ فی الحال یہ بات ممکن نظر نہیں آتی کہ سود کی ادائیگی کے بغیر ان سے ایسی مالی امداد حاصل کی جاسکے اس لئے کارپوریشن اس وقت تک اپنے اس طریق کار کو جاری رکھ سکتی ہے' جب تک کوئی

ایسا متبادل طریقہ وضع نہ کر لیا جائے جو شریعت سے مطابقت رکھتا ہو۔

۳۔۱۴ اپکک کی اسٹیٹ بنک سے قرض گیری یا تو اقراض زر کی صورت میں ہے جس پر مرکزی شرح کے مطابق سود عائد کیا جاتا ہے یا پھر اسٹیٹ بنک کی مالکاری کی اسکیم کے تحت دیئے گئے قرضوں کی شکل میں جو کہ پاکستانی مشینری کی مقامی فروخت کو ترقی دینے کے لئے وضع کی گئی ہے' ایسے قرضوں پر سود اس شرح سے دو فیصد کم لیا جاتا ہے' جس شرح پر پکک اپنے قرض داروں کو یہ سرمایہ فراہم کرتی ہے' غیر سودی نظام کے اجراء کے بعد سٹیٹ بنک نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر پکک کو امداد فراہم کر سکتا ہے' سٹیٹ بنک کی اعادہ مالکاری سکیم کے تحت پکک کو دی گئی مالی امداد جو کہ مقامی تیار شدہ مشینری کے لئے فراہم کی جائے اس کی نفع ونقصان میں حصہ داری کی شرح کو مناسب حد تک کم رکھا جائے گا۔

۳۔۱۵ اپکک کے دوسرے وظائف جو کہ کمیشن' منصوبے کے معائنہ کی فیس' قابل عمل ہونے کے مطالعے کی فیس ٹیکنیکی اور انتظامی مشورے کی اجرتیں شامل ہیں موجودہ بنیاد پر جاری رہیں گی۔

۲۔ صنعتی ترقیاتی بنک

۳۔۱۶ اگست ۱۹۶۱ء میں صنعتی ترقیاتی بنک اور طویل المیعاد ملکی اور غیر ملکی سکے میں قرض دینے کے لئے قائم کیا گیا' اس کے پیش نظر نجی صنعتی شعبہ میں اور خاص طور پر چھوٹے اور درمیانے معیار کے نئے صنعتی یونٹوں کی ترقی کی ضرورتوں کو پورا کرنا تھا' یہ بنک رواں سرمایہ کاری کے لئے قلیل المیعاد قرضے اور قائم سرمایہ کاری کے لئے درمیانی اور طویل المیعاد قرضے فراہم کرتا ہے' صنعتی شعبے جو دیگر ذرائع سے قرض لیتے ہیں ان کے لئے ضمانت فراہم کرتا ہے' یہ صنعتی اداروں کے حصص میں اور ان کی ڈی بنچرز میں سرمایہ کاری کرتا ہے۔

۳۔۱۷ بنک کا ادا شدہ سرمایہ پچاس ملین روپے ہے اور یہ سارے کا سارا وفاقی حکومت کے پاس ہے' حصص کے سرمایہ اور محفوظات کے علاوہ بنک کے وسائل' عوام کی امانتوں' سٹیٹ بنک کے قرضوں' وفاقی حکومت کے قرضوں اور دیگر مالیاتی اداروں اور عالمی بنک وغیرہ کے بیرونی قرضوں پر مشتمل ہیں' صنعتی ترقیاتی بنک کے وظائف ایشیائی ترقیاتی بنک کے وظائف جیسے اور اعمال پکک کی مانند ہیں' اس لئے یہاں بھی سود کے خاتمے کے لئے ویسی ہی تبدیلیاں مطلوب ہوں گی' جیسی کہ پکک

☆وزع الاعمال ولا تجمعها في وقت واحد بل اجعلها فى فترات وبينها اوقات للراحة ليكون عطاؤك جيدا.☆

کے معاملے میں تجویز کی گئی ہیں'اس کا طریقہ کار پبلک سے صرف اس حد تک مختلف ہے کہ یہ رواں سرمایہ کاری کے لئے بھی مالکاری کی سہولت فراہم کرتا ہے'اورعوام الناس کی امانات بھی رکھتا ہے 'ان دونوں معاملات میں کونسل کی سفارشات وہی ہیں جن کا تجارتی بنکوں پر اطلاق ہوتا ہے'البتہ بنک کو یہ آزادی ہونی چاہیے کہ وہ نفع میں حصہ داری کا تناسب خود مقرر کرے تا کہ امانتیں جمع کرنے میں تجارتی بنکوں سے مسابقت کر سکے۔

۳۔قومی ترقیاتی مالکاری کی کارپوریشن

۳۔۱۸ایہ کارپوریشن قومی ترقیاتی مالکاری کی کارپوریشن ایکٹ کے تحت ۱۹۷۳ء میں قائم کی گئی اورا سے سرکاری شعبے میں موجود یونٹوں کی توسیع وتجدید نئے یونٹوں کے قیام اور موجودہ یونٹوں کا توازن بحال کرنے کے لئے مالی اور ٹیکنیکی امداد فراہم کرنے کا کام سونپا گیا'اس کارپوریشن کے فرائض یہ ہیں۔

(الف)بیرونی اورملکی سکے میں درمیانی اورطویل المیعاد قرضوں کی فراہمی۔

(ب)رواں سرمایہ کاری کی ضرورتوں کے لئے قرضوں کی دستیابی۔

(ج)مساوی حصہ داری۔

(د)ڈی بنچرز کی خریداری۔

(ہ)باقی ماندہ حصص کی خریداری۔

(و)ملکی اور بیرونی سکے کے قرضوں کے لئے ضمانت کا اجراء۔

(ز)ملکی اور بیرونی سکے کے مشترکہ قرضے۔

(ح)اندرون ملک تیارشدہ مشینری کی فروخت کے لئے رقم کی فراہمی اور

(ط)مختلف امانتی اسکیموں کے ذریعے بچتوں کا حصول

۳۔۱۹اکارپوریشن کا حصہ جاتی سرمایہ ۱۲۰ملین روپے ہے'جوکہ سارے کا ساراحکومت پاکستان کے پاس محفوظ ہے'محفوظات اورسرمایہ کے علاوہ کارپوریشن کے وسائل متعین تاریخ پرواجب الادا امانتوں'سٹیٹ بنک کی مالی امداداورغیرملکی قرضوں پر مشتمل ہیں۔

۳۔۲۰کارپوریشن کے اثاثوں پرسود'اس سے لئے گئے قرضوں پراورخریدکردہ ڈی بنچرزاورتجارتی بنکوں میں جمع شدہ امانتوں پروصول کیا جاتا ہے'واجبات میں سود کا عنصر وہاں شامل ہوتا ہے جہاں یہ ادارہ کسی

سے نقد قرض لیتا ہے یا ان کا روپیہ اپنے ہاں جمع کرتا ہے‘ اس لحاظ سے این ڈی ایف سی کی کارکردگی اور اس کے وظائف بہت حد تک مماثلت رکھتے ہیں لہٰذا اس ادارے سے سودی کاروبار کو ختم کرنے کے لئے وہی طریقہ اختیار کرنا پڑے گا جو پکک کے معاملے میں اپنایا گیا ہے‘ جہاں تک اس کی وصول کردہ امانات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں وہی تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں گی جو تجارتی بنکوں کی بچتوں کے سلسلے میں لائی گئی ہیں اس کارپوریشن کے وظائف سے سود کو ختم کرنے کے لئے سفارشات مندرجہ ذیل ہیں۔

(الف) موجودہ حالت میں سٹیٹ بنک سے جو اقراض زر مرکزی شرح پر ہوتا ہے‘ وہ آئندہ نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر ہوگا‘ ملک میں بنی ہوئی مشینوں کی ترقی کے لئے سٹیٹ بنک جو رعایتی اعادہ مالکاری کرتا ہے‘ وہ بھی نفع ونقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر ہوگی لیکن اس میں نفع کا تناسب اقراض زر کے مقابلے میں کم ہوگا۔

(ب) عبوری دور میں جو غالباً دو سال کا ہوگا‘ لمبی اور درمیانی مدت کے لئے امانات کو جمع کرنے کی موجودہ شرائط برقرار رہیں گی جیسا کہ تجارتی بنکوں کے سلسلے میں تجویز کیا جا چکا ہے اس کے بعد اس وقت کی موجودہ امانات پر ان کی مدت پوری ہونے تک اسی طرح سود دیا جاتا رہے گا‘ لیکن رقم جمع کرنے والوں کو اس بات کا اختیار دیا جائے گا کہ اگر وہ چاہیں تو اپنی بچتوں کو نفع ونقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر جمع کر سکتے ہیں‘ اس کے بعد نئی بچتوں کو صرف نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر ہی جمع کیا جائے گا اور کارپوریشن کو اس بات کا اختیار ہوگا‘ کہ وہ اپنے لئے نفع کا تناسب خود مقرر کرے۔

(ج) تجارتی بنکوں میں جمع شدہ امانات سے سود کے عنصر کو خارج کرنے کے بعد کارپوریشن کی میعادی امانتیں بھی نفع ونقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر ہو جائیں گی۔

(د) جہاں تک بیرونی سکے میں قرض کا سوال ہے کارپوریشن انہی شرائط پر قرضے لے گی جو قرض دینے والوں سے طے پائیں گی‘ تاوقتیکہ ایک ایسا متبادل نظام عمل میں آ جائے جس کی شریعت اجازت دیتی ہو‘ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بیرونی قرضوں پر سود کی ادائیگی جاری رہے گی حکومت کی طرف سے غیر ملکی سرمائے اور اس پر سود کی ادائیگی کی ضمانت اس طرح ہوگی جس طرح موجودہ حالت میں ہے‘ بہرحال کارپوریشن بیرونی سکے میں حاصل کی ہوئی رقم کو ملک کے اندر نفع ونقصان میں حصہ داری یا کسی دوسری متبادل شرط پر ہی فراہم کرے گی‘ یہ وہی شرائط ہوں گی جو پکک اور صنعتی ترقیاتی بنک کے لئے تجویز کی

گئی ہیں۔لیکن ایسے کاروبار میں جس میں کارپوریشن نے بیرونی سکے میں سرمایہ کاری کی ہے اور اس کی ادائیگی کی رقم ابھی باقی ہے تو اس کاروبار کو نفع/نقصان کی بنیاد پر چلانے کے لئے واجب الادا رقم کی مقدار کا تعین زرمبادلہ کی شرح کے اتار چڑھاؤ کے مطابق کیا جائے گا اور اس کی واپسی کا دارومدار بھی اس شرط پر ہوگا۔

(ہ) ملکی سکے میں کارپوریشن جو قرضے دیتی ہے ان کا تعلق لمبی اور درمیانی مدت کے قرضوں رواں سرمایہ کی ضرورت کے قرضوں اور فراہم کنندہ کے قرضوں سے ہوتا ہے۔اس کے علاوہ یہ دوسرے مالیاتی اداروں کے ساتھ مل کر اجتماعی قرضے دینے میں بھی حصہ لیتی ہے۔نئے نظام کے تحت میعادی قرضوں کو نفع نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر اور اوپر تجویز کردہ دوسرے طریقوں کے مطابق بدل دیا جائے گا۔جبکہ دیگر کاموں کے لئے رواں سرمایہ کی ضرورت کی رقم جس میں مراسلہ اعتبار بھی شامل ہے یا تو نفع نقصان کی بنیاد پر دی جائے گی یا بیع مؤجل کی بنیاد پر۔

۴۔پاکستان کا زرعی ترقیاتی بنک

۳۔۲۱ پاکستان کا زرعی ترقیاتی بنک ۱۹۶۱ء میں زرعی ترقیاتی مالیاتی کارپوریشن (A.D.F.C) اور پاکستان کے زرعی بنک (A.D.B.P) کو ختم کر کے قائم کیا گیا تھا۔اس بنک کا کام یہ ہے کہ یہ زراعت سے منسلک افراد کو اور اجتماعی اداروں کو کھیتی باڑی کے لئے اور اس میں ترقی کے لئے قرضے فراہم کرتا ہے۔جس میں بنک کے مشورے کے مطابق زراعت یا زراعتی کاموں مثلاً فصلیں اگانے، باغبانی، ماہی گیری، جنگلات کی ترقی، افزائش حیوانات، مرغ بانی، مویشی پروری، مگس بانی اور پیلہ پروری شامل ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ بنک کا کام دیہی علاقوں میں گھریلو صنعتوں کی ترقی کے لئے قرضے دینا بھی ہے۔اس کے علاوہ قلیل، درمیانی اور طویل مدت کے لئے بھی قرضے دیتا ہے۔قلیل مدت کے قرضے فصلی انداختوں جیسے بیج، کھاد، مزدوری بیل گاڑیوں کا کرایہ اور چھوٹے چھوٹے زرعی آلات کے لئے دیئے جاتے ہیں۔درمیانی مدت کے قرضے اٹھارہ ماہ سے زیادہ، لیکن پانچ سال سے کم عرصے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔یہ قرضے عام طور پر زرعی آلات کی خریداری، نقل و حمل کے ذرائع، ملکی مشینوں، مویشیوں اور بھیڑوں کی افزائش نسل، مویشی خانہ مرغی بانی اور بنجر زمینوں کو آباد کرنے کے لئے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے دیئے

جاتے ہیں طویل المیعاد قرضے پانچ سال سے زیادہ کی مدت کے لئے دیئے جاتے ہیں اوران کا مقصد ترقیاتی کاموں میں حصہ لینا ہے۔مثلاً گوداموں اور سردخانوں کا بنانا' ٹریکٹروں اور بھاری مشینوں کی خریداری' زرعی صنعتوں کا قیام' ٹیوب ویلوں کی تنصیب اور باغات لگانا شامل ہیں۔

۳۔۲۲ بنک کے مالیاتی وسائل میں اس کا سرمایہ' محفوظات' مختلف قسم کی امانتیں اور ملکی اور غیر ملکی قرضہ جات شامل ہیں بنک زیادہ تر قرضے ملکی سکوں میں دیتا ہے جن میں زیادہ تر طویل مدت کے لئے ہوتے ہیں۔مثلاً ۷۹۔۱۹۷۸ء میں اس کا ۸۰ فیصد قرضہ طویل مدت ۱۱ فیصد قلیل مدت اور ۹ فیصد درمیانی مدت کے لئے تھا۔اس کے قرضوں کی زیادہ مقدار (۴ء۴۷ فیصد) ٹریکٹروں کی خریداری کے لئے تھی۔اس کے علاوہ دوسری قسموں کے جو قرضے دیئے گئے کل قرضوں میں ان کا تناسب مندرجہ ذیل تھا۔فصلی انداختوں (بیج کھاد وغیرہ) کے لئے (۵ء۱۰ فیصد) بار برداری کے جانوروں کے لئے (۴ء۴ فیصد) ٹیوب ویل کے لئے (۶ء۲ فیصد) مرغ بانی' مویشی خانہ اور سمندری ماہی گیری کے لئے (۵ء۰ فیصد) اور دیگر متفرق کاموں کے لئے (۶ء۷ فیصد)

۳۔۲۳ سنہ ۷۹۔۱۹۷۸ء میں پاکستان کے زرعی ترقیاتی بنک کی کل آمدنی کا ۷ء۹۸ فیصد اور خرچ کا ۶۸ فیصد حصہ سودی تھا۔

۳۔۲۴ زرعی ترقیاتی بنک اپنے یہاں رکھی ہوئی امانتوں پر سود کی ادائیگی کرتا ہے۔اس کے علاوہ اسے سٹیٹ بنک اور بین الاقوامی اداروں سے قرضہ لینے پر بھی سود ادا کرنا پڑتا ہے۔سود کے خاتمے کے بعد یہ بنک بھی امانتوں کو انہی شرائط کے تحت رکھے گا۔جو تجارتی بنکوں کے لئے بیان کی گئی ہیں البتہ نفع/نقصان میں حصہ دار کا تناسب اپنی مرضی سے مقرر کرے گا۔سٹیٹ بنک جو اس ادارے کو قرضے دے گا وہ حسب سہولت یا تو نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر ہوں گے یا بلا معاوضہ ہوں گے۔بین الاقوامی اداروں سے جو قرضے لئے جائیں گے وہ سردست سود کی بنیاد پر ہوں گے تاوقتیکہ کوئی ایسا متبادل نظام اپنالیا جائے جو شریعت سے مطابقت رکھتا ہو۔مالکاری کے لئے بنک وہی طریقہ کار اختیار کرے گا جو تجارتی بنک زرعی سرمایہ کاری کے لئے اختیار کریں گے۔

۵۔چھوٹے کاروبار کی مالکاری کی کارپوریشن (ایس۔بی۔ایف۔سی)

۳۔۲۵ چھوٹے کاروبار کی مالکاری کارپوریشن کا قیام (جو پہلے عوامی مالکاری کارپوریشن کے نام سے

موسوم تھی) سنہ ۱۹۷۲ء میں عمل میں آیا۔ جس کا مقصد کم وسائل والے افراد کو مالی امداد فراہم کرنا تھا۔ یہ کارپوریشن سود کی بنیاد پر تمام قسم کے چھوٹے کاروبار کی مالکاری کرتی ہے جس کے مالک افراد یا فرمیں ہیں۔ ان میں دوکاندار، تاجر، گھریلو اور چھوٹی صنعتیں، کاریگر، ٹیکسی رکشا، بس، ٹرک کے مالکان، توانائی سے چلنے والی ماہی گیری کی کشتیوں کے مالکان، پیشہ ور جیسے ڈاکٹر، انجینئر، آرکیٹیکٹ، چارٹرڈ اکاؤنٹینٹس وکلاء وغیرہ جو اپنا کاروبار کرنا چاہتے ہیں، نیز چھوٹے برآمدکنندگان، درآمدکنندگان اور نئے کاروباری حضرات شامل ہیں۔ یہ کارپوریشن قانون کے تحت افراد اور فرموں کو زیادہ سے زیادہ پچاس ہزار روپے تک اور چھوٹی گھریلو صنعتوں کو ایک سو پچاس ہزار روپے تک قرضہ فراہم کرنے کی مجاز ہے۔ کارپوریشن سے قرض حاصل کرنے کے لئے اپنے افراد اور فرموں کے خالص اثاثے پچاس ہزار روپے سے زائد ہونے چاہئیں۔ گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں جو کارپوریشن سے قرض لینے کی اہل ہیں ان کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ ان کے قائم اثاثوں کی قیمت (زمین کی قیمت نکال کر) لیکن کارپوریشن کی جانب سے دیئے گئے قرضے کو ملا کر تین لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ یہ کارپوریشن سائیکلوں اور موٹر سائیکلوں کی خریداری کے لئے بھی قرضہ فراہم کرتی ہے۔

۳۔۲۶ کارپوریشن کا ادا شدہ سرمایہ ۷۰ ملین روپے ہے۔ اور اس طریقے سے رکھا گیا ہے۔ وفاقی حکومت ۳۰ ملین روپے اسٹیٹ بنک آف پاکستان ۶۰ء۹ ملین روپے اور قومیائے گئے تجارتی بنک ۴۰ء۳۰ ملین روپے۔

۳۔۲۷ اگرچہ چھوٹے کاروبار کی مالکاری کی کارپوریشن اپنی بیشتر مالکاری پیدآوری مقاصد کے لئے کرتی ہے تاہم چند دیرپا اشیائے صرف جیسے موٹر سائیکلیں اور سائیکلیں تکنیکی اعتبار سے صرف سمجھیں گئی ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ موٹر سائیکلوں اور سائیکلوں کو خریدنے کے لئے دیئے گئے قرضے کارندوں کی نقل وحمل اور کارکردگی کو بڑھانے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

۳۔۲۸ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ کارپوریشن ٹرک، ویگن، ٹیکسی، وغیرہ کی خرید کے لئے ملکیتی خریداری یا ''بیع مؤجل'' کی بنیاد پر رقم فراہم کرے جبکہ سائیکلوں کے قرضے بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کرنے چاہئیں۔ چھوٹی صنعتوں، چھوٹے کاروبار اور پیشوں کے لئے رقم عمومی شرح منافع کی بنیاد پر دینی چاہئے۔

☆الزم الموهبة التي اعطيتها والعلم الذي ترتاح له، والرزق الذي فتح لك، والعمل الذي يناسبك.☆

۳۔۲۹ کارپوریشن کا دیگر لین دین جس میں سود کا دخل ہے اس میں بنکوں سے لئے گئے قرضے شامل ہیں۔سود کے خاتمے کے بعد کارپوریشن کی امانات جو بنکوں کے پاس اس کی امانات اور حکومت اور تجارتی بنکوں کے پاس رکھی جاتی ہیں۔ان کو اسی طریقہ سے رکھنا ہوگا۔جیسے کہ نجی شعبہ کی امانات ہوتی ہیں۔کارپوریشن کے حکومت سے لئے گئے قرضہ جات بغیر لاگت کے یا نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر ہونے چاہئیں۔جبکہ تجارتی بنکوں سے لئے گئے قرضے نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر ہوں گے۔

۶۔مساویانہ حصہ داری کا فنڈ

۳۔۳۰ مساویانہ حصہ داری کا فنڈ ایک خاص قانون کے تحت نجی شعبے میں چھوٹے اور درمیانہ معیار کے صنعتی یونٹوں کو جو کہ کم ترقی یافتہ علاقوں میں ہیں،ترقی دینے اور بہتر بنانے کے لئے سنہ ۱۹۷۰ء میں قائم کیا گیا تھا۔یہ فنڈ جو کہ صنعتی ترقیاتی بنک کے زیرانتظام ایک ادارہ ہے،کم ترقی یافتہ علاقوں میں حصوں کی براہ راست خریداری کرکے اور باقی ماندہ حصص کی خرید اور ان کے بجائے قرض کی فراہمی کرکے مالی اعانت فراہم کرتا ہے۔وسائل فنڈ پچاس ملین روپے کا ادا شدہ سرمایہ ہے۔جس میں سے ۲۰ ملین روپے وفاقی حکومت کے پاس ہیں اور دس ملین روپے اسٹیٹ بنک،صوبائی حکومتوں اور ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کے پاس ہیں۔

۳۔۳۱ باقی ماندہ حصص کے بجائے قرض کی فراہمی کو چھوڑ کر فنڈ کے اثاثوں میں اور کہیں سود کا دخل نہیں ہے۔چنانچہ کونسل سفارش کرتی ہے کہ سود کے خاتمے کی تاریخ کے بعد جس طرح تجارتی بنکوں کے سلسلے میں تجویز کیا گیا ہے۔(ملاحظہ ہو ۲۔۹)اسی طرح باقی ماندہ حصص کی خرید کے پکے وعدے کے طریق کار کو اپنایا جائے تاکہ حصص کی خرید کے بجائے قرض دینے میں سود کا جو عنصر پایا جاتا ہے۔اس سے بچا جاسکے۔اگر اسکے واجبات کی طرف سود کا عنصر کارفرما ہے تو اس کو اس طریقہ سے ختم کرنا ہوگا جیسا کہ صنعتی ترقیاتی بنک کے سلسلے میں تجویز کیا گیا ہے۔بنکوں میں جو فنڈ کی امانات ہیں وہ اس وقت تک سودی ہی رہیں گی جب تک تجارتی بنکوں کی امانات کی طرف سے سود کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔سود کے خاتمے کے بعد یہ امانات حصہ داری میں نفع/نقصان کی بنیاد پر ہوں گی۔

۷۔وفاقی بنک برائے امداد باہمی اور قرض کے دیگر ادارے

۳۔۳۲ ملک میں اعتباری ڈھانچہ برائے امداد باہمی سہ ذرجاتی ہے۔سب سے اوپر وفاقی بنک برائے

☆ایاك وتجریح الاشخاص والهیئات وکن سلیم اللسان طیب الکلام،مهذب الالفاظ مامون الجانب.☆

امداد باہمی ہے جوکہ صوبائی بنک برائے امداد باہمی کوجوکہ درمیانی درجہ میں ہے قرض (Credit) مہیا کرتی ہے۔تیسرے درجہ میں ابتدائی انجمن ہائے امداد باہمی برائے قرض ہیں۔

۳۔۳۳وفاقی بنک برائے امداد باہمی دسمبر ۱۹۷۶ء میں قائم کیا گیا تھا۔تاکہ امداد باہمی کے ذریعے قرضوں کی فراہمی کا رخ زراعت کی طرف کیا جائے۔اورامداد باہمی کی تحریک کوکامیاب بنانے میں وفاقی وصوبائی حکومتوں کی امداد کی جائے۔اس کاادا شدہ سرمایہ دوسوملین روپے ہے۔جس میں سے ۱۵۰ملین روپے کا حصہ سٹیٹ بنک کا ہے۔جبکہ وفاقی اورچاروں صوبائی حکومتوں نے بالاشتراک ۲۰ملین روپے اور ۳۰ملین روپے دیئے ہیں۔یہ بنک امداد باہمی کے صوبائی بنکوں اورکثیر رکنی سوسائٹیوں کی قرضوں کی ضرورتوں کوپورا کرنے کاسب سے بڑا مالکاری کا سہارا ہے۔اس کو یہ حقوق حاصل ہیں۔

(۱)روپیہ کی امانتیں رکھنا۔

(۲)وفاقی حکومت،متعین شدہ مالیاتی اداروں اورایسے دیگر مالیاتی اداروں سے قرضہ حاصل کرنا جوپاکستان کے اندر یاباہر ہیں اور جوحکومت سے منظور شدہ ہیں۔

(۳)بانڈز اورڈی بنچرز کے اجراء کے ذریعے فنڈز حاصل کرنا۔

(۴)کثیر رکنی امداد باہمی کی سوسائٹیوں اورصوبائی امداد باہمی کے بنکوں کے لئے ضمانتی قرضے فراہم کرنا۔

(۵)ایک مخصوص مقدار تک حکومت کے تمسکات،حکومت کے منظور کردہ تمسکات،صوبائی امداد باہمی کے سرمایہ کے حصہ بنک میں،اورکثیر رکنی امداد باہمی کی انجمن میں،ایک مختص شدہ حد تک روپیہ لگانا۔

۳۔۳۴ہر صوبے میں امداد باہمی کاایک صوبائی بنک ہے جس کی شاخیں مختلف علاقوں میں کھولی گئیں ہیں۔یہ ایک بڑاادارہ ہے امداد باہمی کی بنیادی انجمنوں کوقرضہ فراہم کرنے کااصلی ادارہ ہے۔امداد باہمی کی تمام انجمنوں میں سے زرعی قرضہ جات کی امداد باہمی کی انجمن ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔۷۸۔۱۹۷۷ء میں زرعی قرضوں کی کوآپریٹو انجمنوں کی تعداد ۶،۷۰۹ اتھی جن کے ممبروں کی تعداد ۱۸۰ء ملین تھی۔

۳۔۳۵امداد باہمی کے قرضوں کے لئے فنڈز کابڑا ذریعہ سٹیٹ بنک ہے،جوکہ امداد باہمی کے وفاقی بنک کومرکزی شرح سے تین فیصد کم پر قرضے فراہم کرتا ہے۔اورپھرامداد باہمی کاوفاقی بنک امداد باہمی

کے صوبائی بنکوں کومرکزی شرح سے دو فیصد کم پر قرضے دیتا ہے۔اورامداد باہمی کی بنیادی انجمنیں مرکزی شرح سے ایک فیصد کم شرح پر قرضے فراہم کرتی ہیں۔ان بنیادی انجمنوں سے قرضہ لینے والے اصل قرض خواہ اس شرح پر قرض لیتے ہیں جو کہ مرکزی شرح سود سے ۲یا۳ فیصد زیادہ ہوتی ہے۔

۳۔۳۶ کونسل کی سفارش ہے کہ عام طور پر امداد باہمی کی انجمنوں کی مالکاری کا ڈھانچہ اسی طرز پر تعمیر کیا جائے جیسے تجارتی بنکوں کوزراعت کے لئے مالیات فراہم کرنے میں تجویز کیا گیا ہے۔مثال کے طور پر جہاں نفع ونقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر کام ہوسکتا ہے وہاں اسے اپنایا جائے جبکہ عام حالات میں اوسط شرح پیداوار ملکیتی کرایہ داری' یا بیع مؤجل کو بنیاد بنایا جاسکتا ہے۔ایسے کسانوں کے لئے جو خود کفالتی قطعات کی حد تک زمین رکھتے ہیں' ان کے انداختوں کے لئے امداد باہمی کی انجمنوں کو غیر سودی قرضے فراہم کرنا چاہئیں۔جہاں تک ان قرضوں کا تعلق ہے ایسے کسان غیر سودی مالی امداد صوبائی انجمنوں سے حاصل کرسکتے ہیں اور غیر سودی قرضوں کا یہ سلسلہ اسٹیٹ بنک کی امداد باہمی کے وفاقی بنک کو دی جانے والی امداد تک دراز کیا جانا چاہئے۔تاہم مالیات کی فراہمی کی ایسی اسکیموں میں جو مختلف طریقوں پر منافع پر منتج ہوں گی' نفع ونقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر سرمایہ فراہم کرنا ہوگا۔اور نفع ونقصان کی یہ شرح درجہ بندی کے لحاظ سے ہر نچلے ادارہ کے لئے بڑھتی رہے گی۔مثال کے طور پر سٹیٹ بنک امداد باہمی کے وفاقی بنک کو ۱۰:۹۰ کی نفع/نقصان کی شرح پر سرمایہ فراہم کرتا ہے۔تو یہ مرکزی بنک امداد باہمی کے صوبائی بنکوں کو ۲۰:۸۰ کی نفع/نقصان کی شرح پر اور صوبائی بنک امداد باہمی کی انجمنوں کو ۳۰:۷۰ کی شرح پر مالی امداد دے سکتا ہے۔

۳۔۳۷ امداد باہمی کے بنکوں اور انجمنوں کی امانات کی شرائط وہی ہوں گی جو کہ تجارتی بنکوں کی امانات کے سلسلے میں بیان کی گئی ہیں۔

۳۔۳۸ کونسل یہ بات بتادینا ضروری سمجھتی ہے کہ امداد باہمی کے شعبے میں فی الوقت رائج صورت حال کے پیش نظر اس امر کا شدید خطرہ ہے کہ مالکاری کے اس نئے نظام کو مالیات پر بااثر افراد کے ناجائز تصرف سے نفع کو چھپا کر فرضی خسارہ ظاہر کرکے' اور قرضوں کی واپسی میں تاخیر اور ہیر پھیر سے' غلط مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔اس لئے ان انجمنوں کی انتظامی کارکردگی کو بہتر بنانے' صوبائی سطح پر ان کی نگرانی کے کام کو سخت کرنے' زیر نگرانی مالکاری کی اسکیم کو پھیلانے اور اوپر بیان کردہ بدعنوانیوں کے ارتکاب پر مؤثر جرمانوں اور سزاؤں کی اشد ضرورت

ہے۔

۸۔بیمہ کمپنیاں

۳۔۳۹بیمہ کاری کا کاروبار زندگی کے بیمہ اور عام بیمہ پر مشتمل ہے۔پہلے کا تعلق افراد کی زندگی کے بیمے سے ہے جس میں گروپ نرم بیمہ بھی شامل ہے۔دوسری قسم کا بیمہ آگ، سمندر اور دوسری اقسام سے تعلق رکھتا ہے۔اصلا بیمہ ممبران کی طرف سے ادا کی جانے والی اقساط کی مدد سے خطرہ یا خسارہ کو مل جل کر پورا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔اس وقت بیمہ کمپنیوں کا سرمایہ زیادہ تر سودی 'تمسکات میں لگایا جاتا ہے۔اور اس طرح حاصل ہونے والی آمدنی کا بڑا حصہ پالیسی لینے والوں کو منتقل کردیا جاتا ہے۔

۳۔۴۰بیمہ کا بیشتر کاروبار حاصل کی گئی اقساط پر کسی متوقع اور مفروضہ شرح منافع کے حساب پر ہوتا ہے۔اگر سرمایہ کاری پر آمدنی کی شرح مفروضہ قسط سے بڑھ جاتی ہے تو انشورنس کمپنی منافع حاصل کرتی ہے اور اگر یہ شرح اس سے کم ہوجاتی ہے تو اسے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔اس کو بلا منافع (without profit) کاروبار کہا جاتا ہے۔

۳۔۴۱بلا منافع کاروبار کا طریقہ اکثر صورتوں میں ایک قابل عمل طریقہ ہے۔مثال کے طور پر وقتی یا میعادی بیمہ کے ضمن میں جہاں پالیسی نسبتا کم عرصے کے لئے لی جاتی ہے کسی خاص مقدار میں محفوظات جمع نہیں ہوسکتے۔اور سرمائے پر حاصل ہونے والے تھوڑے سے نفع کو گاہکوں میں تقسیم کرنے کے لئے بھاری انتظامی اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں۔اس صورت حال میں جو قابل عمل طریقہ رہ جاتا ہے وہ یا تو یہ ہے کہ فرض کرلیا جائے کہ سرمایہ کاری پر کوئی آمدنی حاصل نہ ہوگی اور جو کچھ بھی بیمہ کمپنی قسط کی وساطت سے کمائے گی اسے منافع سمجھے گی۔یا پھر اگر سرمایہ کاری پر کچھ آمدنی فرض کی جائے تو قسط میں اس حساب سے کمی کردی جائے۔

۳۔۴۲بیمے کے کاروبار کی دوسری قسم بھی ہے جس میں کافی مقدار میں وسائل جمع ہوجاتے ہیں۔یہ ممکن ہے کہ سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والی آمدنی کو جیسے ہی وہ حاصل ہو پالیسی لینے والوں میں کسی نہ کسی طور سے تقسیم کردیا جائے۔اسے اصطلاح میں بامنافع (with profit) کاروبار کہا جاتا ہے۔جس میں پالیسی لینے والوں کا بونس یا قابل تقسیم منافع سرمائے کی

کارکردگی کے مطابق گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔تاہم منافع کاروبار میں بھی یہ بات عام طور سے رائج نہیں ہے کہ سرمایہ کاری پر شرح منافع صفر فرض کرلی جائے۔اس کے بجائے منافع کی کم شرح فرض کرلی جاتی ہے اور مقررہ مقدار کا بونس قسط میں جمع کردیا جاتا ہے۔پاکستان میں بیمہ کمپنیاں عام طور پر یہی طریق کار اختیار کرتی ہیں۔

۳۔۴۳ کونسل کی رائے ہے کہ بیمے کا موجودہ نظام جن بنیادوں پر قائم ہے ان میں اسلامی شریعت کے مطابق سود کی قباحت کے ساتھ ساتھ قمار بازی کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔لہٰذا یہ امر ضروری ہے کہ اسے امداد باہمی کے اصول پر چلایا جائے اور اس سے استفادہ کا حق فی الحال ان لوگوں تک محدود رکھا جائے جو اس اجتماعی مفاد کے لئے مالی قربانی دینے کو تیار ہوں۔اس اصول کے تحت موجودہ نظام میں تبدیلی کرکے مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

۳۔۴۴ بیمے کو خواہ وہ زندگی کا ہو، عمومی امداد باہمی کے اصول پر منظّم کیا جائے۔ہر وہ شخص جو اپنا بیمہ کروانا چاہتا ہو کمپنی کی مقرر کردہ اقساط ادا کرے۔ان اقساط سے جو آمدنی ہو اسے منافع بخش کاروبار میں لگایا جائے۔سالانہ منافع کا ایک حصہ ممبران (بیمہ داروں) میں تقسیم کرنے کے لئے مختص کردیا جائے۔منافع کی یہ تقسیم سالانہ بھی ہوسکتی ہے، اگلے سال کی قسطوں پر رعایت کی شکل میں بھی ہوسکتی ہے اور پالیسی کی مدت پوری ہونے پر یک مشت ادائیگی کی شکل میں بھی۔

سالانہ منافع کے باقی ماندہ حصے سے ایک ریزور فنڈ قائم کیا جائے جس سے دعاوی کی رقمیں ادا کی جاسکیں۔

۳۔۴۵ زندگی کے بیمے کی مدت پوری ہوجانے کے بعد بیمہ دار کو حاصل رقم مع تجارتی منافع کے ادا کی جائے گی۔البتہ اگر کوئی شخص مدت پوری ہونے سے پہلے ہی قسطوں کی ادائیگی سے قاصر ہوگیا ہے تو اسے بھی اس کے اصل سرمائے سے محروم نہ کیا جائے گا چاہے ادائیگی فوری طور پر کرنے کے بجائے بعد میں کسی مقررہ تاریخ پر کی جائے۔مثلاً اگر کسی شخص نے پندرہ سال تک قسطیں ادا کرنے کا وعدہ کیا لیکن ایک سال کے بعد ہی یہ سلسلہ منقطع ہوگیا تو اس کے لئے یہ شرط رکھی جاسکتی ہے کہ وہ اپنی رقم پانچ سال گزرنے سے پہلے نہیں نکلوا سکتا۔البتہ اگر اس نے زیادہ عرصے تک قسطیں ادا کی ہیں تو بہتر شکل یہ ہوگی کہ کمپنی اس کو سرمائے کے ساتھ اس کے منافع کا کچھ حصہ بھی ادا کردے۔

۳۔۴۶ یہ طریق کار ان تمام صورتوں میں اختیار کیا جاسکتا ہے جن میں بیمے کا معاملہ طویل مدت پر محیط

ہوتا ہے جیسے بیمہ زندگی یا وہ صورتیں جن میں ایک ہی بیمہ دار ایک ہی معاہدے کی بار بار تجدید کرتا رہتا ہے۔جیسے گاڑیوں کا تھرڈ پارٹی بیمہ یا عمارتوں مشینوں اور جہازوں کا بیمہ۔
بیمے کے بعض معاہدے ایسے بھی ہوتے ہیں ۔جن کی مدت انتہائی قلیل ہوتی ہے اور وہ کسی عارضی صورت حال سے تعلق رکھتے ہیں جیسے جہاز میں لدا ہوا برآمدی مال یا ہوائی جہاز کا سفر وغیرہ ۔ایسی صورتوں میں یہ کیا جاسکتا ہے کہ حکومت اس مقصد کے لئے ایک علیحدہ ٹرسٹ قائم کرے ۔یہ رقوم اور ان کا منافع کسی فرد کی ملکیت نہ ہو بلکہ ٹرسٹ کے تصرف میں رہے اور اس میں سے صرف ان ہی بیمہ داروں کو معاوضہ ادا کیا جائے جس کا نقصان ہوا ہو۔ان کے علاوہ کسی اور بیمہ دار کو نہ اصل رقم دی جائے نہ اس کا منافع ۔بلکہ قسط میں دی ہوئی رقم کو ٹرسٹ کے حق میں چندہ تصور کیا جائے ۔منافع کو محفوظ فنڈ بڑھانے اور مصارف نکالنے کے کام میں استعمال کیا جائے ۔

حواشی

ا۔ایک اور متخصص مالیاتی ادارہ حال ہی میں بنکرز ا یکوئٹی (بنکاروں کی حصہ داری) کے نام سے قائم کیا گیا ہے لیکن اس کو اس رپورٹ میں شامل کرنا اس لئے ضروری نہیں سمجھا گیا کہ ایک تو اسے کام ہی حصہ داری کی بنیاد پر کرنا ہے اور دوسرے اس نے ابھی کام شروع نہیں کیا ہے۔
۲۔ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن ۔

فن منطق کی مشہور کتاب تہذیب المنطق کی عربی شرح امداد اللبیب لافہام التہذیب کی اردو شرح۔

نورالحبیب شرح امداد اللبیب

تالیف: مولانا محمد آصف رضا برکاتی مصباحی

فاروقیہ بک ڈپو اور......کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل دہلی

ناشر: تحریکِ سوادِ اعظم ۴۲۳ گراؤنڈ فلور مٹیا محل جامع مسجد دہلی بھارت